



اگر میں اپنی ان کھجوروں کو کھا لینا تک زندہ رہا، تو پھر یہ بڑی لمبی زندگی ہوگی پھر انہوں نے، جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، پھینکیں اور کافروں سے لڑائی شروع کر دی، یہاں تک کہ شدید ہو گئے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ بدر کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ چل پڑے، یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں جا پہنچے اور پھر مشرک بھی آگئے آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مجھ سے پہلے کسی شہ کی طرف پیش قدمی نہ کرے پھر مشرک قریب پہنچے، تو فرمایا: اٹھو اس جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: وا! بہت خوب! آپ ﷺ نے فرمایا: وا! کیوں کہ وہ رے ہو؟ وہ بولا: کچھ نہیں یا رسول اللہ! میں نے اس امید پر کہا کہ شاید میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاؤں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو جنتی ہے سن کر وہ چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکال کر کھانے لگے پھر بولا کہ اگر میں اپنی ان کھجوروں کو کھا لینا تک زندہ رہا، تو یہ بڑی لمبی زندگی ہوگی (یعنی جنت ملنے میں دیر نہ ہو جائے گی) پھر انہوں نے، جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، پھینکیں اور کافروں سے لڑائی شروع کر دی، یہاں تک کہ شدید ہو گئے۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

انس رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ سے ابو سفیان کے قافلہ کا سامنا کرنے کے لیے نکلے، جو شام سے لوٹ کر مکہ جا رہا تھا مسلمانوں کا ارادہ جنگ کا نہیں تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے دشمنوں کو بنا کسی پیش بندی کے جمع فرما دیا اسی وجہ سے اس معرکہ میں بہت سے صحابہ شریک نہ ہو سکے اور ان میں سے کسی پر آپ ﷺ نے عتاب بھی نہیں فرمایا نبی ﷺ چل پڑے اور کفار قریش سے پہلے ہی میدان بدر پہنچ کر اپنی جگہ لے لی جب کفار قریش پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے تم میں سے کوئی پیش قدمی نہ کرے مراد یہ کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو کسی بھی شہ کی طرف بڑھنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ خود آپ آگے بڑھ کر ان کے مقابلے میں دشمنوں سے زیادہ قریب نہ ہو جائیں، تاکہ جن مصلحتوں سے وہ نابلد ہیں، ان میں سے کوئی مصلحت چھوٹ نہ جائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھو اور جنت کی طرف چل پڑو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے مساوی ہے“ یعنی جلدی کرو اور اپنی جانوں کو اللہ کے راستے میں قربان کرنے میں تاخیر نہ کرو اس کے بدلے میں جنت ملے گی، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے یہ مسلمانوں کو کفار سے لڑنے کی ترغیب اور اس پر ابھارنے کے قبیل سے روای کے ساتھ ہیں کہ عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! (کیا واقعی) اس جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے بقدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس پر انہوں نے کہا: بہت خوب، بہت خوب! ایسا انہوں نے اس خوش خبری کی اہمیت اور عظمت کو جتانے کے لیے کہا آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ بہت خوب، بہت خوب کیوں کہ وہ رے ہو؟“ یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟ کوئی خوف تو نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں یا رسول اللہ! یہ تو اس امید میں ہے کہ شاید میں بھی جنتیوں میں شامل ہوں کی سعادت کر سکوں یعنی فقط جنت میں جانے کی چاہت میں نہیں بلکہ بات کہی آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جنتیوں میں سے ہو“ یہ نبی ﷺ کی طرف سے اپنے صحابہ کو جنت کی خوش خبری تھی، تاکہ انہیں عمل خیر پر متمیز کیا جا سکے جب عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے نبی صادق و صدوق سے یہ بشارت سنی، جو اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، تو انہوں نے اپنے ’قرن‘ سے کچھ کھجوریں نکالیں ’قرن‘ سے مراد وہ تھیلی ہے، جس میں عموماً کھانے کی چیز رکھی جاتی ہے اور جسے مجاہد اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ پھر کھانا

شروع ہو کر دیا، لیکن انہیں زندگی لمبی لگی، چنانچہ کئی لگا: اگر میں اپنی یہ کھجوریں کھاؤں تک زندگی رہتا ہوں، تو یہ بہت لمبی زندگی ہو گی! اتنا کہہ کر انہوں نے اپنے پاس کی بقیہ کھجوریں پھینک دیں، آگے بڑھے اور لڑتے ہوئے شدید ہو گئے، اللہ ان سے راضی ہو جائے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3915>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

